الجامعة البنورية العالمية

متصل سائٹ تھانہ - پی او بکس نمبر ۱۰۶۹۸ کراچی پاکستان

دارالافتاء والقضاء

ای میل: darulifta@gmail.com ویب سائٹ: www.jamiabinoria.net فون: 2560300-2560400 فیکس: 2564586

MODE: **Regular**

Name : **Rizwan**

Address : **ward no5,fateh jang (ATTOCK)**

Subject : **NIKAH**

Writer : شفیق اللہ

Serial No : **19623**

Date : **7/1/2013**

Contact No:

Email :

When a person perfomed nikkah with an adult woman in presence of both families and witnesses,nobody object this. Now 7 months after nikkah the women family is not ready for rukhsti. There are no issues from man's side.
he has a job and own house and can manage the home. he is also againest dowery. meher is paid also. but women's family is not ready to listen any word about rukhsti. Now I have 2 questions:
1. What can the man do in the light of islam?
2. What is the position of woman. She obey her father or hasband, for exp: Father orderd her to go somewhere and hasband forbid, is she need the permission of her hasband to go outside?

ایک شخص نے ایک بالغ لڑکی سے دونوں خاندان اور گواہوں کی موجودگی میں نکاح کیا اور کسی قسم کا اعتراض نہ ہوا۔ اب سات مہینے بعد لڑکی کے خاندان والے رخصتی کے لئے راضی نہیں ہیں۔ جبکہ مرد کی طرف سے ایسی کوئی غلطی نہیں ہوئی، وہ نوکری کرتا ہے اور اس کا اپنا گھر ہے اور گھر کی دیکھ بھال کرسکتا ہے وہ جہیز کے بھی مخالف ہیں اور مہر بھی اسے ادا کر دیا ہے لیکن لڑکی کے خاندان والے رخصتی کے بارے میں کوئی بات سننا نہیں چاہتے۔ میرے دو سوال ہیں (1) اسلام کی روشنی میں مرد کو کیا کرنا چاہیے (2) لڑکی کے لئے کیا حکم ہے آیا وہ اپنے شوہر کی فرمانبرداری کریگی یا والد کی۔ مثلاً اس کا والد اسے کہیں جانے کا کہتا ہے اور شوہر اس کو منع کرے کیا اسے باہر جانے کے لئے شوہر سے اجازت لینا ضروری ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

سائل نے اگر واقعۃً لڑکی کے خاندان کی رضامندی اور اجازت سے باضابطہ نکاح کیا تھا تو اب لڑکی والوں کا بلاعذر رخصتی سے انکار کرنا یا ٹال مٹول کرنا شرعاً ناجائز اور گناہ ہے جس سے احتراز لازم ہے لہذا سائل کو چاہیے کہ اپنے والدین کے ذریعہ اس سلسلہ میں خاندان کے بزرگوں کو بیچ میں ڈال کر مسئلے کو حل کرانے کی کوشش کرے، جبکہ سائل کو چاہیے کہ بیوی کے گھر سے نکلنے کے معاملہ کو جھگڑے کی بنیاد نہ بنائے۔

فی سنن الترمذی: عن علی بن ابی طالب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ یا علی

(جاری ہے)

ثلاث لا تؤخرها الصلوة اذا اتت
والجنازة اذا حضرت والايم اذا
وجدت لها كفوا (ج ا ص ۱۲۴) والله اعلم بالصواب

شفیق اللہ غفرلہ ولوالدیہ
دارالافتاء جامعہ بنوریہ سائٹ کراچی
۱۴۳۵/۸/۱۷ھ

الجواب صحیح
مفتی نادر جان عفا اللہ عنہ
دارالافتاء جامعہ بنوریہ کراچی
۱۴۳۵/۸/۱۷ھ

الجواب صحیح
مفتی [illegible]
دارالافتاء جامعہ بنوریہ
۱۸/شعبان ۱۴۳۵ھ

نائب رئیس
دارالافتاء جامعہ بنوریہ العالمیہ

دار الافتاء
فتوی نمبر 19625
تاریخ ۱۴۳۵/۸/۲۲
جامعہ بنوریہ [illegible] سائٹ کراچی

21/6/014